گورنر وزیر اعلیٰ، وزراء

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

DGPR BALOCHISTAN

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 745

DATED 29-08-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

DGPR BALOCHISTAN

حکومت بلوچستان

مورخہ: 29-08-2026

سیریل نمبر	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	حکومت نے ملک کو درپیش سنگین چیلنجز کے باوجود اقتدار کو سنبھالا، گورنر بلوچستان۔	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلوچستان میں گوریلا جنگ ریاست تھکنے والی نہیں دہشت گردی کے لیے نجی جائیداد کا استعمال سہولت کاری تصور ہوگا، وزیراعلیٰ۔	مشرق ودیگر اخبارات
03	مسائل ومشکلات کا ازالہ ہی حقیقی عوامی نمائندگی ہے، علی مدد جتک۔	انتخاب ودیگر اخبارات
04	بلوچستان ہائی کورٹ ٹی وی پروڈیوسر کی تعیناتی کے خلاف درخواست خارج۔	مشرق ودیگر اخبارات
05	ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کا ہنہ اوڑک کے مسائل پر اہم اجلاس۔	مشرق ودیگر اخبارات
06	شہید صافیوں کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، بی یو جے۔	جنگ ودیگر اخبارات
07	پشتون قبائلی معاشرے میں جرگے کو اہمیت حاصل ہے، پشتونخواہ میپ۔	جنگ ودیگر اخبارات
08	ماورائے قانون گرفتاری آئین کی خلاف ورزی، بی این پی۔	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان :

قلعہ عبداللہ مسلح افراد اور مقامی قبائل میں فائرنگ کا تبادلہ، مستونگ نامعلوم ڈاکوؤں کی گاڑی پر فائرنگ ایک شخص زخمی، کوئٹہ پولیس کی کاروائی 14 ملزمان گرفتار اسلحہ ومنشیات برآمد، بختیار آباد پولیس کی کاروائی ملزم گرفتار، خضدار میر شفیق مینگل کے گھر پر فائرنگ جوابی کاروائی میں ایک حملہ آور زخمی۔

عوامی مسائل:

کوئٹہ میں زیر زمین پانی کی سطح خطرناک حد تک کم، ملک بھر میں آٹا مہنگا کوئٹہ میں 20 کلو آٹے کی قیمت 3 ہزار روپے ہوگئی، پنجگور نرسنگ کالج میں اساتذہ کی کمی طلباء کو مشکلات کا سامنا۔

اداریہ: روزنامہ میزان کوئٹہ **محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کا بلدیاتی نظام کو موثر بنانے میں کلیدی کردار!** کے نام سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ بلدیاتی نظام معاشرے میں بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس کے فعال ہونے سے عوام کے بنیادی مسائل جلد اور ان کی دہلیز پر حل ہونے میں بھرپور مدد ملتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں صوبائی دارالحکومت کوئٹہ جو کہ بلاشبہ بڑی اہمیت کا حامل شہر ہے میں ایک عرصے سے بلدیاتی انتخابات کا انعقاد نہیں ہوا جس کے باعث عوام اپنے بنیادی مسائل حل کروانے میں بڑی مشکلات سے دوچار ہیں۔ ان کو ایک معمولی سا کام کرنے کے لیے علاقے کے ایم پی اے کے دفتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں کیونکہ وہ ان کو آسانی سے نہیں مل پاتے۔ علاقے کے وسیع ہونے کے باعث ہر شخص کی ان تک رسائی نہیں ہوسکتی اور اس طرح عوام کو اس بنیادی نظام سے یکسر محروم رکھا جارہا ہے جو کہ ان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔ گذشتہ روز سیکرٹری محکمہ بلدیات و دیہی ترقی بلوچستان عبدالرؤف بلوچ کی زیر صدارت محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کے تمام ونگز اور سیکشنز کا اجلاس منعقد ہوا جس میں محکمہ کی مجموعی کارکردگی گذشتہ اور موجودہ مالی سال کے اہداف ترقیاتی منصوبوں، انتظامی امور، افرادی قوت، اضلاع میں محکمانہ موجودگی اور دیگر اہم امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

DGPR BALOCHISTAN

حکومت بلوچستان

مورخہ: 29-08-2026

اداریہ::

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے **بلوچستان میں امن ترقی اور سیف سٹی منصوبہ فیصلوں سے عملی نتائج تک کا سفر** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے No More rhetoric کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے **بلوچستان میں سیاسی تجربات کا سلسلہ آخر کب تک** کے نام سے خلیل قلاتی نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ نے **چمن میں دو ہفتہ صفائی و شجرکاری مہم تیزی سے جاری** کے نام سے گل میر خان کاکڑ مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل

نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 2

THE DAILY JANG QUETTA
روزنامہ جنگ کوئٹہ
بانی میر خلیل الرحمٰن
جلد 55 — نمبر 235
ہفتہ 15 ربیع الاول 1448ھ 29 اگست 2026ء

دہشتگردی کیلئے نجی جائیدادوں کا استعمال سہولت کاری تصور ہوگا، وزیراعلیٰ

بلوچستان میں گوریلا جنگ — ریاست تھکنے والی نہیں

ایک سال میں ہزار سے زائد سخت گیر دہشت گردوں کو ہلاک کیا جاچکا، نجی جائیدادوں کا استعمال جاری رہا تو لوگوں کو دوسری جگہ منتقل یا باغات ختم کرنے کے آپشنز موجود ہیں

تحصیلدار بھرتیوں کی شکایات پر کمیٹی قائم، انٹیلی جنس بیسڈ جنگ کا سامنا ہے، یہ ایک دو سال میں ختم ہوجائیگی، را کے تعلق کے ٹھوس شواہد موجود ہیں، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ مستونگ میں انگور کے باغات یا کسی نجی جائیداد سے صوبائی وزیر داخلہ یا سیکیورٹی فورسز پر حملہ ہوا تو جائیداد کے مالکان کو جرم سے بری الذمہ نہیں سمجھا جائے گا بلکہ سہولت کار تصور کیا جائے گا۔ تحصیلداروں کی بھرتی سے متعلق شکایات پر پبلک سروس کمیشن کے ساتھ کمیٹی قائم کردی گئی ہے

جو 7 ... میڈیا کے ... بلوچستان پر ... سے خطاب ... گورننس کو ... جانے کے ... ایجنٹس کو ... ہیں، جن ... شکایات اور ... کی۔ انہوں نے متعارف ... کے لیے اہم ... کرنے والے ... حکومت اس ... کرے گی ... کرنے والی ... بلوچستان پولیس ... سال 5 کروڑ

15 دن میں رپورٹ پیش کرکے کل اداروں سے لایا جائے گا۔ سنٹرل پولیس آفس کوئٹہ میں بی کے ڈیجیٹل اینیشیٹوز کی افتتاحی تقریب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت پہلے سے زیادہ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف لے جا رہی ہے۔ بلوچستان پولیس کی 8 پرال پر گریڈ کی ... ایپ متعارف کرائی گئی ہے شہریوں کو کریمنل جسٹس سسٹم، روزمرہ مشکلات کے ازالے میں سہولت سے نے کیلئے شہداء کے خاندانوں اور خواتین کے کرائی گئی ڈیجیٹل سہولیات اہم ہیں۔ خواتین کے ذریعے ایک کلک پر ایمرجنسی الیکٹرانک ... اور پولیس کو فوری اطلاع دی جاسکتی ہے۔ حوالے سے بھرپور آگاہی مہم بھی شروع وزیراعلیٰ نے پولیس ڈیجیٹل اینیشیٹوز پر کام ٹیم کے لیے 50 لاکھ روپے نقد انعام اور ان کی مزید ڈیجیٹلائزیشن کے لیے رواں ... روپے فراہم کرنے کا اعلان کیا۔

بلوچستان پولیس کے مختلف شعبوں کو ڈیجیٹلائز کرنے کا فیصلہ

شہریوں کی شناختی تصدیق کیلئے ڈیوائس متعارف

16 ڈیجیٹل ایپس فعال، ہینڈ ہیلڈ آئیڈنٹی فکیشن ڈیوائس سے پولیس و کریمنل ریکارڈ تک فوری رسائی ممکن ہوگی، وزیراعلیٰ کو بریفنگ

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت سنٹرل پولیس آفس میں بلوچستان پولیس میں اصلاحات، مختلف شعبہ جات کی ڈیجیٹلائزیشن اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق اجلاس ہوا۔ اجلاس میں آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان اور ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز حسن اسد علوی نے پولیس کی جانب سے فعال کی گئی 16 مختلف ڈیجیٹل ایپس اور دیگر اقدامات سے متعلق بریفنگ دی۔ اجلاس میں پولیس کے مختلف شعبہ جات کو ڈیجیٹل نظام سے منسلک کرنے، پولیسنگ کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور شہریوں کو بروقت سہولیات کی فراہمی کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے ڈیجیٹل اینیشیٹوز کا عملی مظاہرہ بھی دیکھا اور مختلف ایپس کے ذریعے فراہم کی جانے والی سہولیات سے متعلق معلومات حاصل کیں۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL OF PUB
RELATIONS BALOC
نظامت اعلیٰ تعلقات
حکومت بلوچستا
Bullet No. 1
Page No. 3

Daily MASHRIQ QUETTA
اللہ ہی کے لیے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)
روزنامہ مشرق کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: سید ممتاز احمد
جلد 55 | ہفتہ 15 ربیع الاول 1448ھ 29 اگست 2026ء صفحات 08 | شمارہ 47
رجسٹرڈ BC-m-1 | Email mashriqqta2001@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 40 روپے

مستونگ میں باغات سے فورسز پر حملوں کے ذمہ دار مالکان تصور ہونگے، آئندہ ایسے باغات کو مسمار کر دیا جائیگا

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی وارننگ

دہشت گردی کے لیے نجی جائیدادوں کا استعمال جاری رہا تو دو آپشنز ہوں گے، ایک لوگوں کو وہاں سے منتقل کر کے دوسری جگہ آباد کرنا اور دوسرا دہشت گردی کے لیے استعمال ہونے والے باغات کو ختم کرنا

حکومت ایسی کارروائی نہیں چاہتی جس سے عام شہری متاثر ہوں کیونکہ دہشت گرد اکثر انسانی ڈھال استعمال کرتے ہیں تاہم ریاست کے صبر کی بھی ایک حد ہے، جوانوں کا خون انتہائی مقدس ہے، وزیراعلیٰ

تحصیلداروں کی بھرتی سے متعلق شکایات پر کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جس کی رپورٹ میڈیا کے سامنے لائی جائے گی، سنٹرل پولیس آفس میں پولیس کے ڈیجیٹل اینیشیٹوز کی افتتاحی تقریب سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ مستونگ میں انگور کے باغات سے صوبائی وزیر داخلہ یا سکیورٹی فورسز پر حملہ ہوتا ہے تو جائیداد کے مالکان جرم سے بری الذمہ نہیں بلکہ سہولت کار تصور ہوں گے، بلوچستان پبلک سروس کمیشن میں تحصیلداروں کی بھرتی سے متعلق شکایات پر کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جس کی رپورٹ میڈیا کے سامنے لائی جائے گی، حکومت بلوچستان گورننس کو زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف لے جانے کے لیے پرعزم ہے کیونکہ ڈیجیٹلائزیشن سے عوامی خدمت، شفافیت اور سروس ڈیلیوری میں نمایاں بہتری آتی ہے بلوچستان پولیس کی جانب سے متعارف کرائی گئی نئی اور اپ گریڈ کی گئی اپیلی کیشنز عام شہری کو نہ صرف کریمنل جسٹس سسٹم بلکہ روزمرہ کی شکایات اور مشکلات کے ازالے میں بھی سہولت فراہم کریں گی، جبکہ خواتین اور شہداء کے خاندانوں کے لیے متعارف کرائی گئی ڈیجیٹل سہولیات عوامی اعتماد میں اضافے کا باعث بنیں گی ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو سنٹرل پولیس آفس کوئٹہ میں بلوچستان پولیس کے ڈیجیٹل اینیشیٹوز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر داخلہ و قبائلی امور میر ضیاء اللہ لانگو، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ حمزہ شفقات، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان سمیت بلوچستان پولیس کے افسران و جوان اور میڈیا نمائندگان موجود تھے قبل ازیں ایک بریفنگ میں آئی جی پولیس .... بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سینٹرل پولیس آفس میں یادگار شہداء پر پھول چڑھا کر شہداء کے ایصال ثواب اور درجات کی بلندی کیلئے دعا کر رہے ہیں

بلوچستان محمد طاہر خان نے وزیراعلیٰ بلوچستان کو لانچ کی جانے والی 16 ایپس سے متعلق تفصیلی آگاہی دی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے پولیس کے ڈیجیٹل اینیشیٹوز کو سراہتے ہوئے آئی جی پولیس، ان کی ٹیم اور آئی ٹی ٹیم کو مبارکباد دی اور کہا کہ حکومت کی پہلے دن سے یہ سوچ رہی ہے کہ گورننس کو زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف لے جایا جائے تاکہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں اور نظام میں شفافیت اور بہتری کو یقینی بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ بلوچستان پولیس کی آٹھ پرانی اپیلی کیشنز کو بہتر بنایا گیا ہے جبکہ آٹھ نئی اپیلی کیشنز متعارف کرائی گئی ہیں یہ اقدام بلوچستان کے عام آدمی کے لیے یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسے نہ صرف کریمنل جسٹس سسٹم بلکہ روزمرہ بنیادوں پر درپیش شکایات اور مشکلات کے ازالے میں بھی مدد ملے گی وزیراعلیٰ نے پولیس کی آئی ٹی ٹیم اور اس منصوبے پر کام کرنے والے افسران کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز احسن اسد علوی کی خدمات کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا تبادلہ بلوچستان سے ہو چکا ہے ان کی بلوچستان کے عوام کے لیے خدمات قابل قدر ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں مستقبل کی ذمہ داریوں میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈیجیٹل اینیشیٹوز میں شہداء کے خاندانوں کے لیے متعارف کرائی گئی سہولت ان کے دل کے بہت قریب ہے۔ ان ایپس کے ذریعے شہداء کے خاندانوں کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم رکھنے، ان کی ضروریات سے آگاہی حاصل کرنے اور ان کی فلاح و بہبود اور دیکھ بھال کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی انہوں نے کہا کہ پولیس کی ڈیجیٹلائزیشن کے تحت خدمت مرکز، ہوٹلنگ، فریونگ اور آئی جی پولیس شکایات سیل سمیت مختلف شعبوں کے لیے سہولیات متعارف کرائی گئی ہیں، ان اقدامات سے عام شہری کو یہ اعتماد حاصل ہوگا کہ بلوچستان پولیس عوام کی خدمت اور ان کی مشکلات کے ازالے کے لیے دستیاب ہے وزیراعلیٰ نے خواتین کے تحفظ اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے متعارف کرائی گئی ایپ کو خصوصی اہمیت دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ورک پلیس، سڑکوں اور سفر کے دوران ہراسمنٹ جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس حوالے سے متعارف کرائی گئی ایپ کو مزید بہتر بنانے اور اس کے بارے میں عوام بالخصوص طالبات کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلے میں بھرپور آگاہی مہم شروع کرے گی تاکہ یونیورسٹیوں، کالجز جانے والی، ملازمت کرنے والی اور سفر کرنے والی بچیاں خود کو محفوظ محسوس کریں۔ یہ ایپ انہیں ایک کلک کے ذریعے ایمرجنسی ڈکلیئر کرنے اور اپنے والدین اور پولیس کو فوری اطلاع دینے کی سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے ہراسمنٹ کی حوصلہ شکنی میں مدد ملے گی میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ معاشرے کو آگے لے جانے کے لیے خواتین اور بچیوں کو تعلیم، مواقع اور تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔ جن عناصر کی جانب سے بلوچ قوم پرستی کے نام پر دہشت گردی کی جا رہی ہے اور بچیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے، اس کا جواب یہی ہے کہ حکومت اپنی بچیوں کو اسکالرشپس دے گی، انہیں ہارورڈ اور آکسفورڈ بھیجے گی، پنک سکوٹیز اور پنک بسز فراہم کرے گی، ورک پلیس ہراسمنٹ کے خلاف موجود قوانین کو مزید مؤثر بنائے گی اور جدید ڈیجیٹل سہولیات فراہم کرے گی تاکہ بچیاں آگے بڑھیں اور اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ صوبے اور ملک کی خدمت کریں۔ وزیراعلیٰ نے پولیس ڈیجیٹل اینیشیٹوز پر کام کرنے والی ٹیم کے لیے 50 لاکھ روپے نقد انعام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جن افسران اور اہلکاروں نے اس منصوبے پر کام کیا ہے انہیں 50 لاکھ روپے کا کیش انعام دیا جائے گا۔ انہوں نے بلوچستان پولیس کی مزید ڈیجیٹلائزیشن کے لیے رواں سال 5 کروڑ روپے فراہم کرنے کا بھی اعلان کیا تاکہ اس نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکے انہوں نے پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس کی جانب سے بلوچستان میں ڈیجیٹلائزیشن کے لیے تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے اچھے اقدامات سے استفادہ کرنے میں کوئی عار نہیں انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت اور گلگت بلتستان حکومت نے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی ہدایت پر بلوچستان کے میرٹ بیسڈ آرٹیفیشل انٹیلیجنس ٹیسٹنگ سسٹم کے حوالے سے معاونت مانگی ہے اور وہ اس نظام کو اپنے صوبوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

DIRECTOR
GENERAL OF
RELATIONS BAL

نظامت اعل
حکومت

Bullet No.

Page No. 5

THE DAILY
BAAKHABAR
QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی
اکرام اللہ خان

شمارہ 236 | ہفتہ 29۔اگست 2026ء بمطابق 15 ربیع اوّل 1448ھ قیمت 20 روپے | جلد 30

ریاست ہر سیاسی مفاد سے زیادہ اہم ہے

میرٹ پر سمجھوتہ نہ کرنے کی وجہ سے الیکشن ہارنا پڑے تو پرواہ نہیں، وزیر اعلیٰ

مستونگ میں نجی جائیداد دہشتگردی کے لیے استعمال ہوئی تو مالکان سہولت کار تصور ہوں گے، بلوچستان پبلک سروس کمیشن میں تحصیلداروں کی بھرتی سے متعلق شکایات پر کمیٹی قائم کردی گئی

بلوچستان پولیس کی آٹھ پرانی ایپلی کیشنز کو بہتر جبکہ آٹھ نئی ایپلی کیشنز متعارف کرائی گئی ہیں، یہ اقدام بلوچستان کے عام آدمی کے لیے یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا، بلوچستان پولیس کے ڈیجیٹل انیشیٹوز کی افتتاحی تقریب سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ مستونگ میں اغوا کے واقعات سے صوبائی وزیر داخلہ یا سیکیورٹی فورسز پر حملہ ہوتا ہے تو جائیداد کے مالکان جرم سے بری الذمہ نہیں بلکہ سہولت کار تصور ہوں گے۔ بلوچستان پبلک سروس کمیشن میں تحصیلداروں کی بھرتی سے متعلق شکایات پر کمیٹی قائم کردی گئی ہے۔ جس کی رپورٹ میڈیا کے سامنے لائی جائے گی، حکومت بلوچستان گورننس کو زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف لے جانے کے لیے پرعزم ہے کیونکہ ڈیجیٹلائزیشن سے عوامی خدمت، شفافیت اور سروس ڈلیوری میں نمایاں بہتری آتی ہے بلوچستان پولیس کی جانب سے متعارف کرائی گئی نئی اور اپ گریڈ کی گئی ایپلی کیشنز عام شہری کو نہ صرف کریمنل جسٹس سسٹم بلکہ روزمرہ کی شکایات اور مشکلات کے ازالے میں بھی سہولت فراہم کریں گی، جبکہ خواتین اور شہداء کے خاندانوں کے لیے متعارف کرائی گئی ڈیجیٹل سہولیات عوامی اعتماد میں اضافے کا باعث بنیں گی ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو سنٹرل پولیس آفس کوئٹہ میں بلوچستان پولیس کے ڈیجیٹل انیشیٹوز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر داخلہ و قبائلی امور میر ضیاء اللہ لانگو، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ حمزہ شفقات، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان سمیت بلوچستان پولیس کے افسران و جوان اور میڈیا نمائندگان موجود تھے قبل ازیں ایک بریفنگ میں آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان نے وزیراعلیٰ بلوچستان کو لانچ کی جانے والی 16 ایپس سے متعلق تفصیلی آگاہی دی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے پولیس کے ڈیجیٹل انیشیٹوز کو سراہتے ہوئے آئی جی پولیس، ان کی ٹیم اور آئی ٹی ٹیم کو مبارکباد دی اور کہا کہ حکومت کی پہلے دن سے یہ سوچ رہی ہے کہ گورننس کو زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹلائزیشن کی طرف لے جایا جائے تاکہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں اور نظام میں شفافیت اور بہتری کو یقینی بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ بلوچستان پولیس کی آٹھ پرانی ایپلی کیشنز کو بہتر بنایا گیا ہے جبکہ آٹھ نئی ایپلی کیشنز متعارف کرائی گئی ہیں یہ اقدام بلوچستان کے عام آدمی کے لیے یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسے نہ صرف کریمنل جسٹس سسٹم بلکہ روزمرہ بنیادوں پر درپیش شکایات اور مشکلات کے ازالے میں بھی مدد ملے گی وزیراعلیٰ نے پولیس کی آئی ٹی ٹیم اور اس منصوبے پر کام کرنے والے افسران کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے ڈی آئی جی ہیڈ کوارٹرز احسن اسد علوی کی خدمات کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا تبادلہ بلوچستان سے ہو چکا ہے ان کی بلوچستان کے عوام کے لیے خدمات قابل قدر ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں مستقبل کی ذمہ داریوں میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ڈیجیٹل انیشیٹوز میں شہداء کے خاندانوں کے لیے متعارف کرائی گئی سہولت ان کے دل کے بہت قریب ہے۔ ان ایپس کے ذریعے شہداء کے خاندانوں کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم رکھنے، ان کی ضروریات سے آگاہی حاصل کرنے اور ان کی فلاح و بہبود اور دیکھ بھال کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی انہوں نے کہا کہ پولیس کی ڈیجیٹلائزیشن کے تحت خدمت مرکز، ہوٹلنگ، رجسٹرنگ اور آئی جی پولیس شکایات سیل سمیت مختلف شعبوں کے لیے سہولیات متعارف کرائی گئی ہیں، ان اقدامات سے عام شہری کو یہ اعتماد حاصل ہوگا کہ بلوچستان پولیس عوام کی خدمت اور ان کی مشکلات کے ازالے کے لیے دستیاب ہے وزیراعلیٰ نے خواتین کے تحفظ اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے متعارف کرائی گئی ایپ کو خصوصی اہمیت دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ورک پلیس، سڑکوں اور سفر کے دوران ہراسمنٹ جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس حوالے سے متعارف کرائی گئی ایپ کو مزید بہتر بنانے اور اس کے بارے میں عوام بالخصوص طالبات کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلے میں بھرپور آگاہی مہم شروع کرے گی تاکہ یونیورسٹیوں، کالجز جانے والی، ملازمت کرنے والی اور سفر کرنے والی بچیاں خود کو محفوظ محسوس کریں۔ یہ ایپ انہیں ایک کلک کے ذریعے ایمرجنسی ڈکلیئر کرنے اور اپنے والدین اور پولیس کو فوری اطلاع دینے کی سہولت فراہم کرتی ہے، جس سے ہراسمنٹ کی حوصلہ شکنی میں مدد ملے گی میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ معاشرے کو آگے لے جانے کے لیے خواتین اور بچیوں کو تعلیم، مواقع اور تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔ جن عناصر کی جانب سے بلوچ قوم پرستی کے نام پر دہشت گردی کی جا رہی ہے اور بچیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے، اس کا جواب یہی ہے کہ حکومت اپنی بچیوں کو اسکالرشپس دے گی، انہیں بارورڈ اور آکسفورڈ بھیجے گی، پنک اسکوٹیز اور پنک بسیں فراہم کرے گی، ورک پلیس ہراسمنٹ کے خلاف موجود قوانین کو مزید مؤثر بنائے گی اور جدید ڈیجیٹل سہولیات فراہم کرے گی تاکہ بچیاں آگے بڑھیں اور اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ صوبہ اور ملک کی خدمت کریں۔ وزیراعلیٰ نے پولیس ڈیجیٹل انیشیٹو پر کام کرنے والی ٹیم کے لیے 50 لاکھ روپے نقد انعام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جن افسران اور اہلکاروں نے اس منصوبے پر کام کیا ہے انہیں 50 لاکھ روپے کا کیش انعام دیا جائے گا۔ انہوں نے بلوچستان پولیس کی مزید ڈیجیٹلائزیشن کے لیے رواں سال 5 کروڑ روپے فراہم کرنے کا بھی اعلان کیا تاکہ اس نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکے انہوں نے پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس کی جانب سے بلوچستان میں ڈیجیٹلائزیشن کے لیے تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کو دوسرے صوبوں کے اچھے اقدامات سے استفادہ کرنے میں کوئی عار نہیں انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت اور گلگت بلتستان حکومت نے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی ہدایت پر بلوچستان کے میرٹ بیسڈ آرٹیفیشل انٹیلیجنس ٹیسٹنگ سسٹم کے حوالے سے معاونت مانگی ہے اور وہ اس نظام کو اپنے صوبوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس صوبے میں بھی کوئی اچھا انیشیٹو موجود ہو، ہمیں اس سے استفادہ کرنا چاہیے اور اپنے تجربات بھی دوسرے صوبوں کے ساتھ شیئر کرنے چاہئیں۔ پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس نے بلوچستان کی ڈیجیٹلائزیشن میں جس فراخدلی سے تعاون کیا ہے وہ قابل تحسین ہے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ڈیجیٹلائزیشن کی کوئی حد نہیں، جتنا زیادہ نظام ڈیجیٹلائز کیا جائے گا اتنی ہی سروس ڈلیوری بہتر ہوگی۔ انہوں نے شہداء کے ورثاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود کو تنہا نہ سمجھیں، حکومت بلوچستان ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑی ہے ایک سوال کے جواب میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ پولیس اہلکاروں کی تنخواہیں مہنگائی کے تناسب سے بہتر سطح پر لانے کے لیے حکومت اقدامات کر رہی ہے، پولیس کے جوان ہمارے اپنے بچے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بالخصوص کاؤنٹر فورس، اے ٹی ایف، سی ٹی ڈی اور ایس او ڈبلیو کی تنخواہوں میں پہلے ہی اضافہ کیا جا چکا ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کو اے ایریا قرار دیے جانے کے بعد پولیسنگ کے پورے نظام کو نئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے میں کچھ وقت لگے گا تاہم حکومت کی اس وقت تمام تر توجہ پولیس کو بااختیار بنانے پر مرکوز ہے تاکہ دہشت گردی اور جرائم کا مؤثر مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ آج سے تین یا چار سال بعد بلوچستان پولیس ایک مضبوط اور بااختیار پولیس سروس کے طور پر سامنے آئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ تنخواہوں کے معاملے میں بھی توازن پیدا کیا جائے گا اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں ہوگا۔ بلوچستان پولیس آئی جی محمد طاہر خان کی قیادت میں جس بہادری، دلیری اور عزم کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو بعض ایسے فیصلے بھی کرنا پڑتے ہیں جو فوری طور پر مقبول نہ ہوں اور جن سے سیاسی سرمایہ بھی متاثر ہو سکتا ہے لیکن ریاست کے فیصلے سیاسی مفادات سے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ حقیقی قیادت ہمیشہ مقبول فیصلے نہیں کرتی بلکہ درست فیصلے کرتی ہے۔ تاریخ ثابت کرے گی کہ بلوچستان میں پولیسنگ کے حوالے سے کیے گئے فیصلے درست تھے انہوں نے کہا کہ ابتدا میں پولیسنگ کے نئے نظام میں پیچیدگیاں اور تکالیف ضرور آئیں گی تاہم موجودہ نسل ان مشکلات کو برداشت کر رہی ہے تاکہ مستقبل میں بلوچستان میں ایک مؤثر پولیسنگ سسٹم قائم ہو سکے۔ انہیں کامل یقین ہے کہ آنے والے وقت میں بلوچستان پولیس پاکستان کی بہترین پولیس سروسز میں سے ایک بن کر ابھرے گی اور حکومت بلوچستان اس کے لیے تمام ضروری وسائل اور سازگار ماحول فراہم کرے گی۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Bullet No.
Page No. 6
THE DAILY BAAKHABAR QUETTA
روزنامہ باخبر کوئٹہ
بانی اکرام اللہ خان
کوئٹہ اور بلوچستان بھر سے
روزنامہ باخبر 29 اگست 2026ء

وزیراعلیٰ کی زیرصدارت پولیس میں اصلاحات کے حوالے سے اجلاس

ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز نے پولیس کی جانب سے کئے گئے اقدامات پر تفصیلی بریفنگ دی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت جمعہ کو یہاں سنٹرل پولیس آفس میں بلوچستان پولیس میں اصلاحات، مختلف شعبہ جات کی ڈیجیٹلائزیشن اور جدید ٹیکنالوجی کے موثر استعمال سے متعلق اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان اور ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز حسن اسد علوی نے بلوچستان پولیس کی جانب سے فعال کی گئی 16 مختلف ڈیجیٹل ایپس اور دیگر ڈیجیٹل اقدامات سے متعلق وزیراعلیٰ بلوچستان کو تفصیلی بریفنگ دی۔ بریفنگ میں پولیس کے مختلف شعبہ جات کو ڈیجیٹل نظام سے منسلک کرنے، پولیسنگ کے عمل کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور شہریوں کو موثر اور بروقت سہولیات کی فراہمی کے لیے اٹھائے گئے اقدامات سے آگاہ کیا گیا۔ اجلاس کے دوران مختلف ڈیجیٹل ایپس کی فعالیت اور عملی افادیت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ڈیجیٹل انیشیٹوز کے عملی مظاہرے کا بھی جائزہ لیا اور متعلقہ حکام سے مختلف ایپس کے ذریعے فراہم کی جانے والی سہولیات اور ان کے دائرہ کار سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اس موقع پر صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ محمد حمزہ شفقات، وزیراعلیٰ بلوچستان کے معاون برائے اطلاعات و سیاسی امور شاہد رند سمیت دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس میں بلوچستان پولیس کے نظام میں جدید ٹیکنالوجی کے فروغ، ڈیجیٹل سہولیات کے موثر استعمال اور پولیس سروسز کو مزید جدید، موثر اور عوام دوست بنانے سے متعلق اقدامات پر بھی غور کیا گیا۔

وزیراعلیٰ نے ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز کیلئے لیٹر آف اپریسی ایشن کا اعلان کردیا

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان سے تبادلہ ہونے والے سینئر پولیس افسر اور ڈی آئی جی ہیڈکوارٹرز حسن اسد علوی کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کے لیے لیٹر آف اپریسی ایشن کا اعلان کیا ہے۔ جمعہ کو بلوچستان پولیس ڈیجیٹل انیشیٹوز کی افتتاحی تقریب کے موقع پر وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے پولیس سروس آف پاکستان کے سینئر افسر حسن اسد علوی کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں تعیناتی کے دوران انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انتہائی احسن انداز میں انجام دیں اور پولیس کے نظام میں بہتری، جدید ٹیکنالوجی کے فروغ اور ادارہ جاتی استعداد کار بڑھانے کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ حسن اسد علوی ایک قابل، محنتی اور پیشہ ور افسر ہیں جنہوں نے اپنی تعیناتی کے دوران بلوچستان پولیس میں جدیدیت اور ڈیجیٹلائزیشن کے عمل کو آگے بڑھانے میں موثر کردار ادا کیا۔ ان کی خدمات اور پیشہ ورانہ صلاحیتیں قابل تحسین ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت بلوچستان ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں لیٹر آف اپریسی ایشن دے گی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے حسن اسد علوی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امید ہے کہ وہ مستقبل میں بھی اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک و قوم کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

کوئٹہ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی پولیس ڈیجیٹل انیشیٹوز کی افتتاحی تقریب سے خطاب کررہے ہیں

کوئٹہ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سی پی او آفس میں یادگار شہداء پر پھول چڑھا کر فاتحہ کررہے ہیں

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: MASHRIQ QUETTA
Bullet No.
Dated: 29 AUG 2026 Page No. 12

مسائل و مشکلات کا ازالہ ہی حقیقی عوامی نمائندگی ہے، علی مدد جتک

مسائل کا حل ہماری اولین ترجیح، حلقہ انتخاب نے جس اعتماد کا اظہار کیا اسے ہر صورت برقرار رکھا جائے گا، صوبائی وزیر

مسائل کے حل میں غفلت یا تاخیر برداشت نہیں، رہائش گاہ پر پیپلز پارٹی کے رہنما کا کھلی کچہری سے خطاب

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی وزیر و رکن صوبائی اسمبلی حاجی علی مدد جتک کی جانب سے ان کی رہائش گاہ پر منعقدہ کھلی کچہری میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے اپنے مسائل اور مشکلات براہ راست اپنے منتخب نمائندے کے سامنے پیش کئے کھلی کچہری عوامی رابطے اور خدمت خلق کے جذبے کی عملی تصویر بن گئی۔ حلقہ انتخاب سمیت مختلف علاقوں سے آنے والے شہریوں، قبائلی عمائدین، سیاسی و سماجی شخصیات، کارکنوں اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی اس موقع پر عوام نے ترقیاتی کاموں، سڑکوں، پانی، بجلی، نکاسی آب، صحت، روزگار اور دیگر بنیادی مسائل سے متعلق اپنے مطالبات اور شکایات پیش کیں۔ حاجی علی مدد جتک نے ہر شہری کی بات توجہ اور تحمل سے سنی اور متعلقہ محکموں کے افسران سے رابطہ کر کے متعدد مسائل کے فوری حل کیلئے موقع پر ضروری ہدایات جاری کیں انہوں نے کہا کہ عوام کے دروازے پر جا کر ان کے مسائل سننا اور ان کا ازالہ کرنا ہی حقیقی عوامی نمائندگی ہے انہوں نے کہا کہ حلقے کے عوام نے جس اعتماد کا .... بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 پر

اظہار کیا ہے، اسے ہر صورت برقرار رکھا جائے گا عوامی خدمت کسی سیاسی نعرے کا نام نہیں بلکہ ایک مسلسل ذمہ داری ہے، جسے وہ پوری خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ حاجی علی مدد جتک نے کہا کہ حلقے میں ترقیاتی منصوبوں پر تیزی سے کام جاری ہے جبکہ عوام کو درپیش بنیادی مسائل کے حل کیلئے متعلقہ اداروں کو بھی متحرک کیا جا رہا ہے۔ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی غفلت یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ کھلی کچہری میں عوام کی بھرپور شرکت اس امر کا واضح اظہار تھی کہ حاجی علی مدد جتک اور حلقے کے عوام کے درمیان مضبوط اور براہ راست رابطہ قائم ہے۔ شرکاء نے کھلی کچہری کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے عوامی رابطہ پروگرام عوام کو اپنے منتخب نمائندے تک براہ راست رسائی فراہم کرتے ہیں۔ حاجی علی مدد جتک نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ عوامی خدمت، حلقے کی ترقی اور عوام کے جائز مسائل کا حل ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور اس مقصد کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

CamScanner

بلوچستان ہائیکورٹ، پی ڈی پر ڈائریکٹر کی تعیناتی کیخلاف درخواست خارج

دو رکنی بنچ نے قانونی جائزہ لینے کے بعد آئینی درخواست کو میرٹ سے عاری قرار دیدیا

[illegible]

MASHRIQ QUETTA

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کا ہنہ اوڑک کے مسائل پر اہم اجلاس

[illegible] ایف سی اسکول کے قیام کے حوالے سے تفصیلی غور

کوئٹہ(آن لائن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ محمد اللہ بازئی کی زیر صدارت ہنہ اوڑک کے مسائل اور وہاں جاری ترقیاتی کاموں سے متعلق اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ہنہ اوڑک میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، ترقیاتی منصوبوں اور علاقے کی مجموعی ترقی سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ہنہ اوڑک میں نئے ایف سی اسکول کے قیام [illegible] 45 [illegible] کے حوالے سے بھی تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں کمانڈنٹ ایف سی [illegible] ہنہ اوڑک کمیٹی کے ممبران اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ ڈپٹی کمشنر محمد اللہ بازئی نے ہنہ اوڑک کے مسائل کے حل اور علاقے میں ترقیاتی کاموں کو موثر انداز میں آگے بڑھانے کیلئے متعلقہ حکام کو ضروری اقدامات اور باہمی رابطہ یقینی بنانے کی ہدایت کی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 43

Dated: 29 AUG 2026 Page No. 13

شہید صحافیوں کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائینگی، بی یو جے

بلوچستان میں 40 سے زائد صحافیوں نے فرائض کی انجام دہی کے دوران جام شہادت نوش کیا، شعبہ صحافت کو پابندیوں کا سامنا ہے، منظور رند

حکومت الیکٹرونک میڈیا کو کنٹرول میں رکھنے اور آزادی کا گلا گھونٹنے کیلئے پیکا ایکٹ جیسے کالے قوانین کا سہارا لے رہی ہے، نورالٰہی بگٹی

اپنے شہید صحافیوں کے اہل خانہ و بچوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے، یوم شہداء صحافت بلوچستان کی مناسبت سے سیمینار سے خطاب

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان یونین آف جرنلسٹس (بی یو جے) کے زیراہتمام یوم شہداء صحافت بلوچستان کی مناسبت سے کوئٹہ پریس کلب میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں صحافیوں، وکلاء، انسانی حقوق کے نمائندوں، سماجی کارکنوں، تجزیہ نگاروں اور شہداء کے لواحقین نے شرکت کی۔ سیمینار سے بی یو جے کے صدر منظور احمد رند، پی ایف یو جے کے سینئر نائب صدر نورالٰہی بگٹی، کوئٹہ پریس کلب......... بقیہ 60 صفحہ نمبر 7 پر

کے صدر عرفان سعید، بی یو جے کے جنرل سیکرٹری شاہ حسین ترین، سماجی کارکن فوزیہ شاہین، سینئر صحافی تجزیہ نگار امتیاز گل، انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان بلوچستان چیپٹر کے چیئرپرسن محمد کاشف پانیزئی، کوئٹہ بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری میر فہد مینگل اور شہداء کے خاندانوں کی جانب سے شہید صحافی واحد رئیسانی کے بھائی صحافی شعیب رئیسانی نے خطاب کیا مقررین نے شہداء کو ان کی قربانیوں پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ معاشرے میں امن، جمہوریت، آزادی اظہار اور عوامی حقوق کیلئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی انہوں نے کہا کہ شہداء کے لواحقین نے جس صبر و حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے، وہ قابل تحسین ہے مقررین کا کہنا تھا کہ صحافیوں سمیت معاشرے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران جانوں کا نذرانہ پیش کیا، تاہم ان کی قربانیاں معاشرے میں امن، انصاف اور آزادی اظہار کی جدوجہد کو مزید مضبوط کرتی ہیں مقررین نے کہا کہ بلوچستان میں 40 سے زائد صحافیوں نے فرائض کی انجام دہی کے دوران شہادت نوش کی آج بھی بلوچستان میں شعبہ صحافت کو مشکلات، پابندیوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہے دوسری طرف حکومت الیکٹرونک میڈیا اور صحافیوں کو کنٹرول میں رکھنے اور اظہار رائے کی آزادی کا گلا گھونٹنے کیلئے پیکا ایکٹ جیسے کالے قوانین کا سہارا لے رہی ہے آج پاکستان بالخصوص بلوچستان میں صحافت مشکل ترین کام بن گیا ہے۔ صحافیوں کو درپیش خطرات میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے شہید صحافیوں کے اہل خانہ اور بچوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء نے شہید صحافیوں کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی۔

پشتون قبائلی معاشرے میں جرگے کو اہمیت حاصل ہے، پشتونخوامیپ

پشتونخوا وطن میں پشتونوں کو جینے کا حق نہیں دیا جارہا، کاروبار، روزگار، تجارت کے دروازے بند ہیں، ڈاکٹر حامد خان اچکزئی

30، 31 اگست اور یکم ستمبر کو کوئٹہ میں منعقدہ جرگے میں تمام اقوام و عوام کے نمائندگان بھرپور شرکت کریں گے، عبدالقہار خان ودان، جبار خان اتمانخیل

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری ڈاکٹر حامد خان اچکزئی، مرکزی سیکرٹری جبار خان اتمانخیل، صوبائی صدر عبدالقہار خان ودان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پشتونخوامیپ پشتون قومی جرگہ کی میزبان ہوگی، جنوبی پشتونخوا کے عوام کا یہ جرگہ موجودہ حالات کے تناظر میں انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا، پشتونخوامیپ کے محبوب چیئرمین ملی مشر محمود خان اچکزئی کی دعوت پر پارٹی کے مرکزی سیکرٹری نواب محمد ایاز خان جوگیزئی کی صدارت میں تین روزہ جرگہ منعقدہ 30،31 اگست اور یکم ستمبر 2026 کو منعقد ہوگا جس میں......... بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

جرگہ کو اس لئے بھی اہمیت حاصل ہے کہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کے زمانے سے چلا آرہا ہے اور تاریخی طور پر جرگہ کے فیصلوں کو ہمیشہ فوقیت حاصل رہی ہے۔ جرگہ موجودہ حالات میں نہ صرف پشتون قوم قبیلوں کے مابین رنجشوں، اختلافات کو دور کرنے بلکہ باہمی مشاورت، اسلامی اور پشتنی اعلیٰ روایات دود و دستور کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف پر مبنی فیصلوں اور دانش مندی کے تحت قوم کے مستقبل کی تعیین کے فیصلوں میں اہم کردار ادا کرے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی بنوں جرگہ منعقدہ مارچ 2022 کے فیصلوں کی روشنی میں جنوبی پشتونخوا کے تمام ڈویژنز اور مختلف اضلاع میں جرگے منعقد کر چکی ہیں اور یہ اسی تناظر میں جنوبی پشتونخوا کے عوام کا سہ روزہ جرگہ کا انعقاد کوئٹہ میں کرنے جارہی ہے۔ جس میں پشتون قوم کے تمام قبیلوں اور پشتونخوا وطن میں رہنے والے تمام اقوام و عوام کے نمائندگان اس میں شرکت کریں گے۔

پشتونخوا وطن اور اس کے عوام کو درپیش صورتحال سے نجات کے لیے اجتماعی دانش کے ذریعے آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ جرگہ میں جنوبی پشتونخوا کے ہر مکتبہ فکر کے نمائندگان کو دعوت دی گئی ہے اور ان کی قیمتی رائے کو جرگہ کے شرکاء انتہائی سنجیدگی سے سنیں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آج ملک اور پشتونخوا وطن میں پشتونوں کو جینے کا حق نہیں دیا جارہا ہے، کاروبار، روزگار، تجارت کے دروازے بند کردیے گئے ہیں، جاری خشک سالی، زراعت کی تباہی، ڈیمز کی عدم تعمیر، پینے کے صاف پانی کی قلت، تعلیم، صحت، روزگار، بجلی و گیس سے عوام کو محروم رکھنے کا سلسلہ جاری ہے جس نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ جبکہ دوسری جانب قتل و غارت، اغواء برائے تاوان، چوری ڈکیتی، لاقانونیت، بدامنی، دہشت گردی کے واقعات، شاہراہوں کی بندش، ٹرکوں و املاک کو جلانے، نقصانات پہنچانے، گاڑیوں سے لوگوں کو اتار کر گاڑیاں چھیننے، گاڑیوں پر فائرنگ کے واقعات کا نہ ختم ہونیوالے سلسلہ جاری ہے اس تمام صورتحال میں ایک جانب پشتونوں کا معاشی قتل عام دوسری جانب نسل کشی جاری ہے جس کی ذمہ دار موجودہ حکومت ہے جو ہر وقت حکومتی رٹ کے بیانات سے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پشتون قبائلی، معاشرتی زندگی میں

Century Express Quetta

ماورائے قانون گرفتاری آئین کی خلاف ورزی، بی این پی

ابراہیم شاہوانی کے گھر پر چھاپے کی مذمت، یاسر عرفات کی رہائی کا مطالبہ

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی پریس ریلیز میں پارٹی کے ضلعی آرگنائزنگ کمیٹی کے ممبر سابق یونین کونسلر اور پارٹی کے سینئر ساتھی ملک ابراہیم شاہوانی کے گھر پر گزشتہ شب چھاپے اور ان کے بھتیجے یاسر عرفات شاہوانی کی چادر و چار دیواری کی پامالی کرتے ہوئے اغوا نما گرفتاری کی مذمت کی گئی ہے مرکزی بیان میں کہا گیا کہ بلوچستان میں ماورائے قانون و آئین لوگوں کو لاپتہ کرنے، اغوا نما گرفتاریوں اور نوجوانوں کو بلاجواز حراست میں رکھنے کے واقعات میں مسلسل تیزی انتہائی افسوسناک اور قابل تشویش عمل ہے اگر کسی شخص کے خلاف کوئی الزام، شکایت یا ثبوت موجود ہے تو اسے قانون کے مطابق پولیس کے ذریعے ایف آئی آر درج (باقی صفحہ 5 نمبر 37)

کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ کسی بھی شہری کو ماورائے قانون گرفتار کرکے لاپتہ کرنا نہ صرف آئین و قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ ایسے اقدامات ہی کی وجہ سے بلوچستان میں احساس محرومی، بےچینی اور مایوسی میں اضافہ ہوا ہے بلوچستان نیشنل پارٹی نے واضح کیا کہ پارٹی نے ہمیشہ بلوچ عوام کو تنہا نہیں چھوڑا اور قومی و جمہوری، قانونی اور آئینی انداز میں بلوچستان کے عوام کے خلاف ہونے والی ناانصافیوں، ظلم و زیادتی اور ماورائے قانون اقدامات کے خلاف آواز بلند کی ہے۔

کوئٹہ، پولیس کی کارروائی 14 ملزمان گرفتار، اسلحہ ومنشیات برآمد

مختلف تھانوں میں ملزمان کے خلاف مقدمات درج، مزید تفتیش جاری ہے، پولیس

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) کوئٹہ پولیس نے جرائم پیشہ عناصر، سنگین وارداتوں میں ملوث راہزنی، ڈکیتی اور دیگر جرائم میں ملوث ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 14 ملزمان کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے اسلحہ، ایمونیشن، منشیات، موبائل فون اور لوٹا گیا سامان برآمد کرلیا۔ ایس ایس پی آپریشن کوئٹہ [illegible] احمد متعدد وٹیل کی خصوصی ہدایت پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزمان مزمل اور قبطین کے قبضے سے 2 پسٹل بمعہ راؤنڈ برآمد کرلیے۔ اسی طرح شالکوٹ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے نقب زنی کی وارداتوں میں ملوث 3 ملزمان، ....

بقیہ 50 صفحہ نمبر 7 پر

شاہزیب، علی احمد اور شاہزیب کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے چوری کیا گیا سامان بیٹری، یو پی ایس، کپڑے جبکہ مفرور ملزم نظام کو گرفتار کرلیا۔ دوسری کارروائی میں 19 بغیر نمبر کے موٹر سائیکلیں بند کیں۔ 25 گاڑیوں کے کاغذات چیک کیے۔ اسی طرح سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس نے نعمت اللہ کے قبضے سے ایک پسٹل بمعہ راؤنڈ برآمد کرکے گرفتار کرلیا۔ جناح ٹاؤن پولیس نے عامر کے قبضے سے مسروقہ موبائل برآمد کرکے گرفتار کرلیا تھانہ منظور شہید کے عملے نے نامزد ملزمان امان اللہ، عامر، عبدالنبی، محمد یونس گرفتار کرلیا اسی طرح تھانہ جمیل کاکڑ شہید کے عملے نے امیر حمزہ کے قبضے سے 1030 گرام چرس برآمد کرکے گرفتار کرلیا۔ جبکہ 8 گاڑیوں سے کالے شیشے اور 5 بغیر نمبر کے موٹر سائیکلیں بند کیں۔ پشتون آباد پولیس نے نور محمد سے غیر قانونی اسلحہ برآمد کرکے اسے گرفتار کیا۔ نیو سریاب پولیس نے خادم حسین، عرفان کے قبضے سے چھینا گیا موٹر سائیکل، پسٹل بمعہ راؤنڈ برآمد کرکے گرفتار کرلیا۔ پولیس نے گرفتار ملزمان کے خلاف الگ الگ مقدمات درج کرکے کارروائی شروع کردی۔

بختیار آباد پولیس کی کارروائی، ملزم گرفتار

بختیار آباد (نمائندہ مشرق) بختیار آباد پولیس کی کامیاب کارروائی، مرکزی ملزم گرفتار، اسلحہ برآمد۔ تفصیلات کے مطابق چیئرمین پاک وطن پارٹی میر سیف اللہ خان ڈومکی پر قاتلانہ حملے میں ملوث مرکزی ملزم کو بختیار آباد پولیس نے دوران کامیاب کارروائی گرفتار کرکے حملے میں استعمال ہونے والا پسٹل بھی برآمد کرلیا۔ ڈی آئی جی سبی رینج میر پرویز علی چانڈیو کے خصوصی احکامات، ایس ایس پی سبی عبدالحمید اعوان کی ہدایات پر ایس ڈی پی او بختیار آباد محمد آصف نچ کی نگرانی میں ایس ایچ او نے اپنی ٹیم کے ہمراہ کارروائی کے دوران سلطان احمد گولڈن اور اے ٹی ایف کی ٹیم نے کامیاب کارروائی کرتے ہوئے پولیس تھانہ بختیار آباد کو انتہائی مطلوب ملزم ایاز عرف بادل ولد قادر بخش قوم وزیرانی ڈومکی کو گرفتار کرلیا۔

مستونگ: نامعلوم ڈاکوؤں کی گاڑی پر فائرنگ، 1 شخص زخمی

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) مستونگ کے علاقے میں نامعلوم ڈاکوؤں نے گاڑی پر فائرنگ کرکے ایک شخص کو زخمی کردیا گیا جسے ہسپتال منتقل کردیا گیا تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز منگچر کے قریب کوئٹہ کراچی شاہراہ پر نامعلوم ڈاکوؤں نے گاڑی پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں عبدالغنی زخمی ہوگیا

خضدار: میر شفیق مینگل کے گھر پر فائرنگ، جوابی کارروائی میں 1 حملہ آور زخمی

کوئٹہ (این این آئی) ضلع خضدار کے علاقے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما میر شفیق الرحمن مینگل کے گھر پر فائرنگ، محافظوں کی جوابی کارروائی میں ایک حملہ آور زخمی ہونے کی اطلاع ہے، سیکورٹی فورسز ذرائع کے مطابق جمعہ کو خضدار کے علاقے تو تک میں مسلح افراد نے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما اور جھالاوان عوامی پینل کے سربراہ میر شفیق الرحمن مینگل کے گھر پر حملہ کردیا

قلعہ عبداللہ: مسلح افراد اور مقامی قبائل میں فائرنگ کا تبادلہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ضلع قلعہ عبداللہ میں مسلح افراد اور مقامی قبائل میں فائرنگ کا تبادلہ

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

ہوگیا۔ سیکورٹی فورسز حکام کے مطابق جمعہ کو قلعہ عبداللہ کی تحصیل گلستان میں ولی زئی محمد زئی چوک پر مسلح شدت پسندوں نے ناکہ بندی کی کوشش کی

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: MASHRIQ QUETTA
Bullet No. 5
Dated: 29 AUG 2026 Page No. 26

ملک بھر میں آٹا مہنگا، کوئٹہ میں 20 کلو تھیلے کی قیمت 3000 روپے ہوگئی

خضدار، قلات زیارت، ژوب، لورالائی مستونگ، قلات نصیر آباد، جعفر آباد میں بھی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ

کراچی کے شہری سب سے زیادہ مہنگا آٹا خرید رہے ہیں قیمت 200 روپے بڑھ کر 3200 روپے ہوگئی، ادارہ شماریات

کوئٹہ (نیوز ڈیسک) کوئٹہ سمیت ملک بھر میں آٹے کی قیمتوں میں اضافے کا سلسلہ جاری ہے خضدار، قلات...... بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 پر

خضدار، قلات زیارت، ژوب، لورالائی مستونگ، قلات نصیر آباد، جعفر آباد میں بھی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ۔ ادارہ شماریات کی رپورٹ کے مطابق کراچی کے شہری ملک میں سب سے زیادہ مہنگا آٹا خرید رہے ہیں جہاں 20 کلو آٹے کی قیمت 200 روپے بڑھ کر 3200 روپے ہوگئی۔ رپورٹ کے مطابق اسلام آباد میں آٹے کے 20 کلو کے تھیلے کی قیمت 3093 روپے ہے، پشاور میں 3100، راولپنڈی میں 3067، حیدرآباد میں 2940 اور بنوں میں 20 کلو آٹے کا تھیلا 2900 روپے کا ہے۔ اس کے علاوہ کوئٹہ میں 20 کلو آٹے کی قیمت 3000، سرگودھا، ملتان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ میں 2800 جب کہ بہاولپور میں 20 کلو آٹے کی قیمت 2740 اور لاڑکانہ میں 2700 روپے تک ہے۔

QUDRAT QUETTA

پنجگور نرسنگ کالج میں اساتذہ کی کمی، طلبہ کو مشکلات کا سامنا

حکام فوری طور پر اساتذہ کی تعیناتی یقینی بنائے، عوامی حلقے

پنجگور (پی این اے) پنجگور نرسنگ کالج میں اساتذہ کی شدید کمی، تعلیمی نظام متاثر ہونے کا خدشہ۔ گورنمنٹ کالج آف نرسنگ پنجگور میں اساتذہ کی شدید کمی کے باعث نرسنگ طلبہ کی تعلیم متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ کالج میں اس وقت صرف دو نرسنگ ٹیوٹرز موجود ہیں، جبکہ BS Nursing کے دو بیچز، سیکنڈ اور آٹھویں سمسٹر کی کلاسز جاری ہیں۔ ذرائع کے مطابق محدود تدریسی عملے کے باعث اتنے بڑے تعلیمی نظام کو مؤثر انداز میں چلانا مشکل ہو بقیہ 18 صفحہ 5 پر

رہا ہے، جس سے طلبہ کو تعلیمی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ بعض قابل اور تجربہ کار نرسنگ نیچرز جو پہلے Trauma/Clinical Services میں خدمات انجام دے رہے تھے، انہیں نرسنگ کالجز میں تدریسی خدمات کے لیے فارغ کیا گیا، تاہم تاحال ان کے باقاعدہ Appointment/Joining Orders جاری نہیں کیے گئے۔ سرکاری احکامات جاری نہ ہونے کے باعث ان اساتذہ کی باقاعدہ تعیناتی بھی ممکن نہیں ہو رہی۔ دوسری جانب بلوچستان کے متعدد اہل BS Nursing graduates اور تجربہ کار نرسنگ پروفیشنلز روزگار کے مواقع کے منتظر ہیں۔ بعض مقامی امیدواروں نے BPSC کا تحریری امتحان کامیابی سے پاس کیا، تاہم تین سالہ تجربے کی شرط کے باعث انہیں اگلے مرحلے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ نرسنگ پروفیشنلز کا کہنا ہے کہ ایک طرف بلوچستان کے نرسنگ کالجز میں اساتذہ کی شدید کمی ہے اور دوسری جانب صوبے کے اپنے اہل اور تعلیم یافتہ نرسنگ گریجویٹس روزگار کے منتظر ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ مقامی اہل امیدواروں کو ترجیح دیتے ہوئے نرسنگ ٹیوٹرز کی خالی آسامیوں کو فوری طور پر پُر کیا جائے۔

Zamana Quetta

کوئٹہ میں زیرِ زمین پانی کی سطح خطرناک حد تک کم

غیر قانونی ٹیوب ویلز کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

کوئٹہ (اے این این) کوئٹہ شہر میں زیرِ زمین پانی کی سطح انتہائی نیچے چلی جانے کے باعث پانی کا بحران سنگین ہوگیا ہے، واسا کے متعدد ٹیوب ویلز کی مبینہ خرابی اور پانی کی غیر منصفانہ تقسیم کے باعث شہری شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ عوامی حلقوں نے غیر قانونی ٹیوب ویلز کے خلاف بلا امتیاز کارروائی اور پانی کی فراہمی کا نظام بہتر بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق کوئٹہ میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں، جس کے باعث شہر کے مختلف علاقوں میں پینے کے پانی کی قلت شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مقابلے میں دستیاب وسائل انتہائی محدود ہو چکے ہیں، جبکہ غیر قانونی ٹیوب ویلز کے ذریعے زیرِ زمین پانی کے بے دریغ استعمال سے صورتحال مزید تشویشناک بنتی جا رہی ہے۔ شہریوں نے الزام عائد کیا ہے کہ شہر کے مختلف علاقوں علمدار روڈ، سریاب روڈ، پشتون آباد اور دیگر علاقوں میں واسا کے پائپ لائن میں کئی مہینوں سے پانی نہیں آرہی ہے اور واسا کے متعدد ٹیوب ویلز مبینہ طور پر مصنوعی طریقے سے خراب کیے گئے ہیں، جس کے باعث پانی کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ بعض علاقوں میں پانی کی قلت کے بعد ٹینکرز کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے، تاہم پانی کی ترسیل کے نظام میں شفافیت نہ ہونے کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ عوامی حلقوں نے ٹینکرز مافیا اور واسا کے ملی بھگت کی بھی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کسی سرکاری اہلکار یا واسا کے ملازم کی غفلت، ملی بھگت یا غیر قانونی سرگرمیوں میں معاونت ثابت ہو تو اس کے خلاف بھی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پانی جیسی بنیادی ضرورت کو کاروبار یا منافع کا ذریعہ بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ حکومت اور واسا کو چاہیے کہ شہر میں قائم تمام ٹیوب ویلز کا مکمل سروے کیا جائے، غیر قانونی ٹیوب ویلز کے خلاف کارروائی کی جائے اور خراب ٹیوب ویلز کو فوری طور پر فعال کیا جائے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ میں پانی کی تقسیم کا شفاف نظام تشکیل دیا جائے اور ان علاقوں کو ترجیحی بنیادوں پر پانی فراہم کیا جائے جہاں شہری کئی کئی دنوں سے پانی سے محروم ہیں۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

6
Bullet N
Daily: MEEZAN QUETTA
29 AUG 2026
Page No. 21

محکمہ بلدیات ودیہی ترقی کا بلدیاتی نظام کو موثر بنانے میں کلیدی کردار!

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ بلدیاتی نظام معاشرے میں بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس کے فعال ہونے سے عوام کے بنیادی مسائل جلد اور ان کی دہلیز پر حل ہونے میں بھرپور مدد ملتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں صوبائی دارالحکومت کوئٹہ جوکہ بلاشبہ بڑی اہمیت کا حامل شہر ہے میں ایک عرصے سے بلدیاتی انتخابات کا انعقاد نہیں ہوا جس کے باعث عوام اپنے بنیادی مسائل حل کروانے میں بڑی مشکلات سے دوچار ہیں۔ان کو ایک معمولی سا کام کرنے کے لیے علاقے کے ایم پی اے کے دفتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں کیونکہ وہ ان کو آسانی سے نہیں مل پاتے۔علاقے کے وسیع ہونے کے باعث ہر شخص کی ان تک رسائی نہیں ہوسکتی اور اس طرح عوام کو اس بنیادی نظام سے یکسر محروم رکھا جارہا ہے جوکہ ان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

گزشتہ روز سیکرٹری محکمہ بلدیات ودیہی ترقی بلوچستان عبدالرؤف بلوچ کی زیرصدارت محکمہ بلدیات ودیہی ترقی کے تمام ونگز اور سیکشنز کا اجلاس منعقد ہوا جس میں محکمہ کی مجموعی کارکردگی گذشتہ اور موسودہ مالی سال کے اہداف ترقیاتی منصوبوں، انتظامی امور، افرادی قوت، اضلاع میں محکمانہ موجودگی اور دیگر اہم امور کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔اجلاس میں انہوں نے ہدایت دی کہ بھرتیوں اور ترقیوں کے عمل میں میرٹ، شفافیت اور قواعد وضوابط پر مکمل عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے تاکہ محکمہ میں اہل اور باصلاحیت افرادی قوت کو آگے آنے کے لیے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی سیکرٹری محکمہ بلدیات ودیہی ترقی عبدالرؤف بلوچ نے کہا کہ محکمہ بلدیات ودیہی ترقی صوبے میں بنیادی سطح پر عوام کو سہولیات کی فراہمی اور بلدیاتی نظام کو موثر بنانے میں کلیدی کردار ادا کررہا ہے۔محکمہ کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے شفافیت، میرٹ، موثر نگرانی، وسائل کے بہتر استعمال اور مقررہ اہداف کے بروقت حصول کو یقینی بنایا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ سیکرٹری محکمہ بلدیات ودیہی ترقی بلوچستان عبدالرؤف بلوچ کی زیرصدارت محکمہ کی مجموعی کارکردگی، ترقیاتی منصوبوں سمیت دیگر اہم امور کا جائزہ لینے کے لیے ہونیوالا اجلاس اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں محکمے کے اہم امور پر غور وخوض کرتے ہوئے فیصلے اور متعلقہ حکام کو ہدایات دی گئیں۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ محکمہ بلدیات ودیہی ترقی کو بلدیاتی نظام کو موثر بنانے میں اپنے کلیدی کردار کو ادا کرنا چاہئیے۔خصوصاً بلدیاتی اداروں کے قیام کیلئے کوششیں کرنا انتہائی ناگزیر ہے کیونکہ اس وقت صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں بلدیاتی انتخابات نہ ہونے کے باعث اس کی عوام نمائندگی سے محروم ہونے کے باعث شدید مشکلات کا شکار ہے۔اس لیے کوئٹہ میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد فوری طور پر کیا جائے جوکہ موجودہ حالات میں انتہائی ناگزیر ہے۔اس کے ساتھ ساتھ محکمہ کو عوام کی سہولت کے لیے دیگر اقدامات بھی کرنے چاہئیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 6

Daily: QUDRAT QUETTA

Dated: 29 AUG 2026 Page No. 22

بلوچستان میں امن، ترقی اور سیف سٹی منصوبہ۔۔۔فیصلوں سے عملی نتائج تک کا سفر

بلوچستان کی مجموعی صورتحال، امن وامان، ترقیاتی عمل اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق کوئٹہ میں منعقد ہونے والا 28واں وفاقی و جائزہ اجلاس کئی اعتبار سے اہم ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور کور کمانڈر کوئٹہ کی مشترکہ صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں جہاں صوبے کی امن وامان کی صورتحال اور سیکیورٹی اقدامات کا جائزہ لیا گیا، وہیں ترقیاتی منصوبوں، عوامی فلاح، وفاقی وصوبائی اداروں کے درمیان رابطے اور خصوصاً کوئٹہ سمیت اہم علاقوں میں سیف سٹی پروجیکٹ مرحلہ وار فعال کرنے کے اصولی فیصلے نے مستقبل کی حکمت عملی کا ایک اہم رخ بھی واضح کیا ہے۔ بلوچستان کئی دہائیوں سے ایک ایسی پیچیدہ صورتحال کا سامنا کرتا آیا ہے جہاں امن وامان، معاشی محرومی، وسیع جغرافیہ، بنیادی سہولیات کی کمی، روزگار کے محدود مواقع اور ترقیاتی منصوبوں کی سست رفتار ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے رہے ہیں۔ اسی لیے یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ صوبے میں پائیدار امن اور پائیدار ترقی کو دو الگ الگ معاملات کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ جب امن بہتر ہوتا ہے تو معاشی سرگرمی، سرمایہ کاری، تعلیم، صحت، سیاحت، تجارت اور روزگار کے امکانات بڑھتے ہیں اور جب عام شہری کو روزگار، تعلیم، صحت، سڑک، پانی اور بنیادی سہولیات دستیاب ہوں تو معاشرے میں استحکام کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔ 28ویں وفاقی وجائزہ اجلاس کا یہ پہلو قابل توجہ ہے کہ اس میں صرف سیکیورٹی صورتحال پر بات نہیں ہوئی بلکہ ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل اور عوامی فلاح کو بھی امن واستحکام کی مجموعی حکمت عملی کا حصہ قرار دیا گیا۔ یہی سوچ اگر عملی پالیسی میں تبدیل ہو جائے تو بلوچستان کے بہت سے دیرینہ مسائل کے حل کی بنیاد فراہم کر سکتی ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے مطابق یہ اجلاس ہر تین ہفتے بعد منعقد کیا جا رہا ہے تاکہ گزشتہ اجلاسوں میں کیے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جا سکے، مسائل کی نشاندہی ہو اور متعلقہ اداروں سے جواب طلب کیا جا سکے۔ اصولی طور پر مسلسل جائزے کا یہ طریقہ کار درست سمت میں قدم ہے۔ حکومتی نظام میں اکثر مسئلہ نئے فیصلوں کی کمی نہیں بلکہ پہلے سے کیے گئے فیصلوں پر عملدرآمد کی کمزوری ہوتا ہے۔ منصوبے منظور ہو جاتے ہیں، فنڈز مختص ہوتے ہیں، اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور اعلانات بھی کیے جاتے ہیں، لیکن زمین پر شہری کئی سال تک ان کے نتائج کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہر تین ہفتے بعد اجلاس منعقد کرنے کی اصل کامیابی اجلاسوں کی تعداد نہیں بلکہ ان کے درمیان حاصل ہونے والے نتائج سے ناپی جانی چاہیے۔ اگر گزشتہ اجلاس میں کسی سڑک، ہسپتال، اسکول، پانی کے منصوبے یا سیکیورٹی اقدام کے لیے مدت مقرر کی گئی تھی تو اگلے اجلاس میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ اس میں کتنی پیش رفت ہوئی، تاخیر کی وجہ کیا ہے اور اس کا ذمہ دار کون ہے۔ یہی انتظامی احتساب وقت کے ساتھ حکومتی کارکردگی میں حقیقی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ اس اجلاس کا سب سے نمایاں فیصلہ کوئٹہ اور صوبے کے دیگر اہم علاقوں میں سیف سٹی منصوبے کو مرحلہ وار فعال کرنا ہے۔ جدید شہروں میں سیف سٹی نظام امن وامان کے قیام میں اہم معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ جدید کیمرے، مرکزی نگرانی، گاڑیوں کی شناخت کے نظام، ہنگامی رابطہ کاری اور مختلف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان فوری معلومات کے تبادلے سے جرائم کی روک تھام اور کسی واقعے کے بعد تیز ردعمل میں مدد مل سکتی ہے۔ سیف سٹی منصوبے کی کامیابی اس بات پر منحصر ہوگی کہ اس کا تکنیکی انفراسٹرکچر کس معیار کا ہے، کیمرے کس حد تک فعال رہتے ہیں، ان کی مرمت اور دیکھ بھال کا مستقل انتظام کیا ہے، کنٹرول روم میں تربیت یافتہ افراد موجود ہیں یا نہیں اور کسی مشکوک سرگرمی یا واقعے کی نشاندہی کے بعد پولیس اور دیگر ادارے کتنی تیزی سے حرکت میں آتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف سرکاری منصوبوں کا تجربہ بتاتا ہے کہ بعض اوقات انتہائی مہنگا انفراسٹرکچر تو نصب کر دیا جاتا ہے لیکن چند سال بعد مینٹی ننس، بجٹ، تربیت یا تکنیکی معاونت نہ ہونے کی وجہ سے اس کی افادیت محدود ہو جاتی ہے۔ بلوچستان حکومت کو اس غلطی سے بچنا ہوگا۔ سیف سٹی منصوبہ کسی افتتاحی تقریب یا چند نمایاں مقامات پر کیمرے نصب کرنے تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے مستقل اور قابل اعتماد نظام بنایا جانا چاہیے۔ 28ویں وفاقی وجائزہ اجلاس میں صوبائی ووفاقی اداروں اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان مزید مؤثر رابطے پر بھی زور دیا گیا۔ بلوچستان جیسے وسیع صوبے میں یہ رابطہ ناگزیر ہے۔ پولیس، ضلعی انتظامیہ، صوبائی محکمے، وفاقی ادارے اور دیگر متعلقہ ادارے اگر الگ الگ معلومات اور حکمت عملی کے ساتھ کام کریں تو وسائل ضائع ہوتے ہیں اور فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے۔ مشترکہ منصوبہ بندی اور ذمہ داریوں کی واضح تقسیم بہت سے مسائل کا حل بن سکتی ہے۔ تاہم ادارہ جاتی رابطے کا سب سے اہم نتیجہ عام شہری کی روزمرہ زندگی میں نظر آنا چاہیے۔ ایک شہری کے لیے اس بات کی اہمیت کم ہے کہ کتنے اجلاس منعقد ہوئے؛ اس کے لیے اصل سوال یہ ہے کہ کیا اس کے علاقے کی سڑک محفوظ ہے، ہسپتال میں ڈاکٹر موجود ہے، اسکول میں استاد ہے، صاف پانی دستیاب ہے، پولیس ضرورت کے وقت پہنچتی ہے اور سرکاری دفتر میں اسے جائز کام کے لیے مہینوں انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta
Bullet No. 6
Dated: 29 AUG 2026 Page No. 23

No more rhetoric

While successive governments in Balochistan have paid lip service to its development, the tangible impact on the ground remains woefully inadequate. The time for mere rhetoric does not work. The people of Balochistan demand and deserve concrete measures that address the deep-rooted issues of unemployment, illiteracy, inadequate healthcare, and dilapidated infrastructure that continue to hinder their progress.

The scattered population of Balochistan presents a unique set of challenges. Communities residing in far-flung areas often face insurmountable obstacles in accessing basic necessities like healthcare and education. The lack of proper infrastructure further exacerbates these issues, isolating these regions and perpetuating a cycle of underdevelopment.

Unemployment remains a critical concern, particularly among the youth. The lack of viable economic opportunities fuels frustration and can contribute to social unrest. The government must move beyond short-term fixes and formulate a comprehensive strategy for job creation. This includes promoting local industries, investing in vocational training and skill development programs aligned with market demands, and fostering an environment conducive to entrepreneurship. The alarmingly low literacy rates in Balochistan are a major impediment to its socio-economic advancement. Education is the cornerstone of progress, and the government must prioritize the functionalization and upgrading of schools and colleges across the province.

The state of healthcare infrastructure in Balochistan is equally concerning. Upgrading district hospitals with modern facilities, ensuring the availability of qualified medical professionals, and establishing efficient referral systems are paramount. For those living in remote areas, the government must invest in primary healthcare centers and mobile health units to provide essential medical services at their doorsteps.

Addressing malnutrition, maternal and child health, and infectious diseases should be key priorities.

Underpinning all these developmental efforts is the urgent need for robust infrastructure. This includes the construction and maintenance of roads, ensuring reliable access to clean water and sanitation, and establishing a stable and efficient power supply.

The people are weary of empty promises. They seek tangible actions, measurable outcomes, and a genuine commitment from their government to address their long-neglected needs. It is time for the provincial administration to move beyond rhetoric and implement concrete policies and programs that will lead to real and sustainable development.

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Bullet No. 6
Daily: QUDRAT QUETTA
Dated: 29 AUG 2026 Page No. 24

بلوچستان میں سیاسی تجربات کا سلسلہ آخر کب تک؟

تحریر: خلیل تلاقی

بلوچستان کی سیاست ایک بار پھر نئے سیاسی تجربے کی بازگشت سن رہی ہے۔ ماضی میں بھی یہاں مختلف ادوار میں نئی [illegible] تشکیل دی گئیں، جنہیں طاقتور حلقوں کی سرپرستی حاصل ہونے کا تاثر دیا جاتا رہا۔

بلوچستان عوامی پارٹی (بی اے پی) بھی ایک ایسے ہی سیاسی تجربے کے طور پر سامنے آئی مگر وقت گزرنے کے ساتھ اس کی سیاسی حیثیت کمزور ہوتی گئی۔ 2024 کے انتخابات میں اس کی طاقت کا بیشتر توازن پاکستان پیپلز پارٹی کے پلڑے میں ڈال دیا گیا اور آج اسے ماضی کا قصہ قرار دیا جا رہا ہے۔

اور بدقسمتی دیکھیے کہ بلوچستان کی تقدیر کا ستارہ ایک بار پھر پیپلز پارٹی کے ہاتھ لگ گیا ہے وہ پیپلز پارٹی جو اپنی جنم بھومی سندھ کو کئی دہائیاں حکومت کرنے کے بعد بھی درگاہوں، مزاروں، گدی نشین پیروں اور ظالم وڈیروں کے علاوہ کچھ نہ دے سکی۔

انہوں نے کراچی جیسے جدید شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ یہ کوئٹہ کو پیرس بنا دیں گے؟

اللہ پاک حافظ حسین احمد مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ عبدالقدوس بزنجو کے دورِ حکومت میں ایک جگہ تقریر کرتے ہوئے حافظ صاحب نے کیا خوب فرمایا تھا کہ بزنجو صاحب کہتے ہیں: "میں آواران کو کوئٹہ بنا دوں گا۔" آواران کو تو کوئٹہ نہ بنا سکے، البتہ کوئٹہ کو آواران ضرور بنا دیا۔

پاکستان پیپلز پارٹی کوئٹہ کو پیرس تو نہیں بنا سکتی، البتہ اگر ان کے ہاتھ پیرس لگ جائے تو اسے کوئٹہ ضرور بنا دیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان میں بار بار مصنوعی سیاسی بندوبست بنانے کے تجربات نے عوام کے اعتماد کو نقصان پہنچایا ہے۔ سیاسی جماعتیں جہاں سیاست میں پوشیدہ طاقتوں کی مداخلت کا شکوہ کرتی نظر آتی ہیں، وہیں ضرورت پڑنے پر وہ بھی حسبِ ضرورت انہی طاقتوں پر انحصار کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

عوامی مسائل کے حل کے بجائے سیاسی جماعتیں اکثر اقتدار کے حصول کی کشمکش میں الجھی رہی ہیں۔ بلوچستان کے عوام طویل عرصے سے ترقی، روزگار، تعلیم، بالخصوص امن اور بنیادی سہولیات کے منتظر ہیں، مگر ہر چند سال بعد سیاسی تجربات کی تبدیلی سے مسائل جوں کے توں رہتے ہیں۔

گیس، بجلی، صحت اور انفراسٹرکچر کے حوالے سے یہ صوبہ ہمیشہ سے بدقسمت رہا ہے۔ بلوچ بیلٹ سے منتخب ہونے والے ایم این ایز اور ایم پی ایز بھی کئی مواقع پر بے بسی کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ بدامنی کی وجہ سے کوئی بڑا ترقیاتی منصوبہ شروع نہیں ہو سکتا، اور بدقسمتی سے یہ خطرہ آہستہ آہستہ پشتون بیلٹ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔

انٹرنیٹ ڈیٹا، جو آج کے دور میں انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات میں شامل ہو چکا ہے، مگر کوئٹہ سے لکپاس ٹنل عبور کرنے کے بعد اوتھل تک تقریباً دو سال سے انٹرنیٹ ڈیٹا کی بندش نے عوام کو شدید مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے۔

پریشانی کی بات یہ ہے کہ بلوچستان کے مسائل ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں، مگر ان کے مستقل حل کے لیے کوئی واضح اور سنجیدہ راستہ نظر نہیں آ رہا۔

جمہوری سیاست کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں عوام کے درمیان سے ابھریں، ان کا اپنا نظریہ اور عوامی مینڈیٹ ہو۔ وقتی سیاسی بندوبست شاید اقتدار کے توازن کو بدل سکتے ہیں، لیکن دیرپا عوامی اعتماد حاصل نہیں کر سکتے۔

اگر نئی جماعتوں کی تشکیل سے بلوچستان کے مسائل حل ہوتے تو بلوچستان عوامی پارٹی 2018 سے اب تک یہ کام کر چکی ہوتی۔ جو تجربہ ایک بار ناکام ہو چکا ہے، اسے دوبارہ دہرانے کی ضرورت کیوں پیش آ رہی ہے؟

اور نئی پارٹیاں کون سے نئے چہرے لے کر آتی ہیں؟ وہی پرانے چہرے، جو عوام کے سامنے جانے کے قابل نہیں ہوتے، نام بدل کر دوبارہ سیاسی افق پر نمودار ہوتے ہیں

نام، جھنڈے اور نعرے بدل جاتے ہیں، لیکن عوام کے مسائل وہی رہتے ہیں۔

بلوچستان کے عوام برسوں سے ترقی، روزگار اور بنیادی سہولیات کے منتظر ہیں۔

نئی جماعتوں سے امیدیں تو وابستہ کی جاتی ہیں، مگر جب قیادت وہی پرانی ہو تو تبدیلی کے دعوے سوالیہ نشان بن جاتے ہیں۔

فی الوقت بلوچستان کی مقبول سیاسی جماعتیں بھی سسٹم سے نالاں دکھائی دیتی ہیں اور ان کا مؤقف ہے کہ انہیں عوامی مینڈیٹ کے مطابق کردار ادا کرنے کا موقع نہیں دیا جا رہا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جمعیت علماء اسلام، بی این پی مینگل اور پشتونخوا میپ جیسی جماعتوں کو اقتدار کے حصول کے لیے شفاف طریقے سے انتخابات میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ ان جماعتوں کے پاس نظریاتی کارکن موجود ہیں اور یہ یہاں کے عوام کے سیاسی مزاج سے واقف ہیں۔ کسی بھی مسئلے پر مذاکرات کی ضرورت پیش آئے تو یہ جماعتیں سیاسی و سماجی سطح پر مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔

بلوچستان کا مستقبل مزید سیاسی تجربات میں نہیں بلکہ مضبوط جمہوری عمل، عوامی اعتماد اور حقیقی نمائندگی میں پوشیدہ ہے۔ عوام اب ایسے نظام کے خواہاں ہیں جہاں ان کے مسائل کو ترجیح دی جائے اور فیصلے عوامی خواہشات کے مطابق ہوں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ بلوچستان کو تجربہ گاہ بنانے کے بجائے اسے ایک بااختیار اور ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جائیں، کیونکہ مسلسل سیاسی تبدیلیوں کے بجائے استحکام ہی مسائل کے حل کی پہلی شرط ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan News Quetta

Bullet No. 6

Dated: 29 AUG 2026 Page No. 25

چمن میں دو ہفتہ صفائی و شجرکاری مہم تیزی سے جاری، شہر کو سرسبز و خوبصورت بنانے کے لیے عملی اقدامات

تحریر: گل میر خان کاکڑ

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی کی ہدایات پر ضلع چمن میں شہر کو صاف ستھرا، سرسبز اور خوبصورت بنانے کے لیے دو ہفتہ خصوصی صفائی و شجرکاری مہم جاری ہے۔ خصوصی صفائی مہم کے دوران چمن شہر کے مختلف علاقوں، شاہراہوں، بازاروں اور اہم مقامات سے کچرے اور غلاظت کے ڈھیروں کو ہٹایا جا رہا ہے، جبکہ شہر کی تزئین و آرائش اور ماحول کو بہتر بنانے کے لیے شجرکاری پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں چمن بائی پاس کے اطراف موجود غلاظت اور کچرے کے بڑے ڈھیروں کو صاف کر کے علاقے کو قابلِ دید بنانے کے لیے وہاں پودے بھی لگائے گئے۔ صفائی اور شجرکاری کے ان اقدامات سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی میں کمی آئے گی بلکہ شہر کی خوبصورتی میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ ضلعی انتظامیہ کی نگرانی میں صفائی کا عمل تیزی سے جاری ہے اور مختلف ٹیمیں شہر کے مختلف حصوں میں صفائی کے کاموں میں مصروف ہیں۔ اس مہم کا مقصد چمن شہر کو کچرے سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ شہریوں کو صاف، صحت مند اور خوبصورت ماحول فراہم کرنا ہے۔ چمن کے شہریوں نے خصوصی صفائی و شجرکاری مہم کا خیرمقدم کرتے ہوئے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور اسپیکر بلوچستان اسمبلی کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی کا شکریہ ادا کیا۔ شہریوں نے ضلعی انتظامیہ، ڈپٹی کمشنر چمن حبیب احمد بنگلزئی، اسسٹنٹ کمشنر امتیاز علی بلوچ، تحصیلدار احمد خان، میونسپل کارپوریشن کے چیئرمین حبیب اللہ اچکزئی اور لوکل گورنمنٹ کے افسران و اہلکاروں کی کاوشوں کو بھی سراہا۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ صفائی کے ساتھ شجرکاری کا یہ اقدام چمن شہر کو مزید سرسبز، صاف اور خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ شہری صفائی کے عمل میں انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے اور اپنے شہر کو صاف رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ صفائی مہم کو کامیاب بنانے کے لیے کچرا مقررہ مقامات پر پھینکیں، عوامی مقامات کو صاف رکھیں اور لگائے گئے پودوں کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کریں، کیونکہ صاف، سرسبز اور خوبصورت چمن کے لیے انتظامیہ کے ساتھ ساتھ شہریوں کا تعاون بھی انتہائی ضروری ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 29 AUG 2026 Page No. 26

بلوچستان: اثر کرے نہ کرے، سن تو لے میری فریاد

سیاست کے شور و غوغا سے بھرے اس بازار میں، جہاں زور بیان اور سنسنی خیز "سچائی" کی خرید و فروخت ہوتی ہے، بلوچستان آج ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں افق پر کوئی آسان حل نظر نہیں آتا۔ صورتحال ہر گزرتے دن کے ساتھ پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہے، اعتماد کی دیواریں منہدم ہو رہی ہیں، اور سیاسی قیادت کے باہمی مکالمے کے دروازے بند ہوتے جا

کریم نواز

رہے ہیں۔ حکمرانی کی مشینری۔ اس کے نظریات، اس کی جدوجہد، اور جمہوری اقدار کی آبیاشی کا مقدس اور تکلیف دہ کام۔ ایسا لگتا ہے کہ خلا میں چکر کاٹ رہی ہے، حرارت تو پیدا کر رہی ہے مگر روشنی نہیں، شور تو مچا رہی ہے مگر معنی نہیں۔ بلوچستان کا المیہ یہ ہے کہ یہاں کے مسائل کوئی معمولی نہیں، وہ گہرے، تاریخی اور ساختی ہیں، اور انہیں حل کرنے کے لیے معمولی تراش خراش یا سطحی تبدیلیاں کافی نہیں۔ اسے بنیادی طور پر نئے سرے سے ترتیب دینے کی ضرورت ہے، ہمارے سیاسی طریقوں اور نظریاتی مفروضوں کا گہرا اور دیانتدارانہ جائزہ لینا ہوگا۔

مگر اس از سر نو ترتیب کے اوزار نہ تو اقتدار کے ...ں کے ٹیکنیشنز کے پاس ہیں، نہ ٹیلی ویژن کی ...صیات کے اسکرپٹ شدہ رٹے رٹائے ...رومے یعنی سو جانوں میں، بلکہ ان لوگوں ... محفلوں اور مجلسوں میں پائے جاتے ہیں جو ...ی فن، علم اور حکمرانی کی روح اور بصیرت کو ...تے ہیں۔ ایسے افراد جو جوش، عزم اور نایاب ...ت و بصیرت سے لیس ہوں اور کھلے دلوں ...الک۔ حکومتی دعویٰ کے مطابق بلوچستان ... آج جب سی پیک جیسے بڑے منصوبے ...ے کی ترقی کے لیے مواقع فراہم کر رہے ... تو یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ ان مواقع ...م تک پہنچانے اور ان کا اعتماد جیتنے کا کام ...ے گا؟ جو ہم روزانہ اپنی اسکرینوں پر ... ہیں، وہ کوئی مکالمہ نہیں، کوئی حقیقی تجزیہ ...۔ آوازوں کی ایک کھوکھلی گونج ہے جو ...ند کمروں میں قید ہیں۔ ان کے الفاظ ...ت بن کر رہ گئے ہیں، سیاق و سباق ...وم، اور تبدیلی کی ترغیب دینے کی

صلاحیت سے عاری۔ یہی جدید "سیاپا" ہے۔ ایک رسمی نوحہ، ایک شاہی ماتم اس سیاسی امکان کے لیے جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا، جو عظیم کالم نگار نصرت جاوید کے الفاظ میں، ہر شب ہونے سے پہلے کی مشق بن چکا ہے، ہماری اجتماعی بے بسی کا اعتراف ہے نہ کہ عمل کی پکار۔

یہ ہمیں بلوچستان کے حوالے سے ایک اہم سوال کی طرف لے جاتا ہے: آخر یہ نازک کام سیاسی احیاء اور اعتماد سازی کون کر سکتا ہے؟ اعتماد کی کھائیوں پر پل اٹھانے کی ذمہ داری ان اسکرپٹ رائٹرز کا کام نہیں جو ٹیلی وژن مباحثوں کی صدارت کرتے ہیں، اسی تھکے ہوئے الفاظ کے ساتھ مرض کی محض علامت کو بار بار تختہ مشق بناتے ہیں۔ ان کا پیشہ تجزیہ ہے، مگر ہمیں تو اس سے کہیں گہری چیز چاہیے۔ تخیل، گہرائی، ہمدردی، اور اسکرپٹ سے باہر قدم رکھنے کی ہمت۔ یہ خواب دیکھنے والوں، شاعروں، دانشوروں اور۔ صحیح معنوں میں۔ جوگی جادوگروں کا میدان ہے۔ یہ وہ شخصیات ہیں جو نہ صرف بلوچستان کو ویسا تجزیہ دیتی ہیں جیسا وہ ہے، بلکہ اس کا تصور بھی کرتی ہیں کہ یہ کیسی ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ اس کام کے لیے مست توکلی اور رانجھا کی حکمت درکار ہے، نہ کہ ایک اینکر کی بیان بازی۔ اس کے لیے وہ بانسری چاہیے جو مسحور کرے، نہ کہ مائیکروفون جو محض آواز بلند کرے۔

اس متبادل نمونہ سیاسی فن کو سمجھنے کے لیے رانجھا کی اساطیری مثال ہی راہ دکھاتی ہے۔ ایک روایتی، رسوم و قیود میں جکڑی ہوئی معاشرت میں، رانجھا نے اپنا سب سے اہم کام تلوار سے نہیں، بلکہ ایک سادہ بانسری اور اس سے بھی سادہ فلسفے سے کیا یعنی مکالمہ۔ اس کی سیاست دل کی سیاست تھی۔ قائل کرنے کا ایک خاموش انقلاب جو شیریں کلامی سے کام لیتی تھی۔ وہ نہ تقریر کرتا تھا، نہ ملامت، وہ گفتگو کرتا تھا۔ آج بلوچستان میں اگر کوئی رانجھا ہوتا تو وہ کوئٹہ کی گلیوں میں بیٹھتا، پشتون، بلوچ، ہزارہ اور ہر اس قبیلے سے گفتگو کرتا جو اس کی سرزمین کا حصہ ہے۔ اس کی سفارت صبر اور کشش کی سفارت تھی، جو چوٹ نہیں پہنچاتی تھی بلکہ مسحور کر دیتی تھی، مختلف دلوں کو فہم کی خوشبو سے باندھ دیتی تھی۔ رانجھا کا طریقہ کار فرق کی وسیع دریاؤں پر پل بنانے کا شاہکار تھا، جو ہمارے جدید تجزیہ کاروں کے برعکس ہے جو صرف کھائیاں دیکھتے ہیں اور انہیں گہرا کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

مگر ہمارے معاصر تجزیہ کار، چاہے وہ اسلام آباد کے اسٹوڈیوز میں ہوں یا کوئٹہ کی مقامی اسکرینوں پر، آخر کیوں اس قدر بری طرح ناکام ہو جاتے ہیں؟ اس کا جواب ان کے کام کرنے کے ماحول میں ہے: اسکرینوں والا گونجتا کمرہ۔ یہ تجزیہ کار بلوچستان کے مسئلے کے مرض کی ایک علامت دہشت گردی کا ایک واقعہ، ایک سیاسی بیان کو پکڑ کر اسے بے انتہا نوچتے ہیں، اسی بات کو دہراتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایک سنتری کی کھوکھلی گونج بن جاتی ہے۔ وہ تعلقات کے اس پیچیدہ جال کو دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں: بائیں اور دائیں یعنی ارد گرد کے روابط، ماضی اور مستقبل کے سلسلے، وہ سماجی، معاشی اور ثقافتی دھاگے جو اس صوبے کے ہر مسئلے کو پرو دیتے ہیں۔ وہ متاثرین، وہ مائیں جو اپنے بیٹوں کو کھو چکی ہیں، وہ نوجوان جو روزگار کی تلاش میں ہیں، پر بھروسا کرنے کا موقع نہیں دیتے اور نہ ہی مختلف نقطہ ہائے نظر کا کوئی تخلیقی راستہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ محض موجودہ شور کو بڑھا دیتے ہیں، اور اس عمل میں ایک بہرا کن شور مچا دیتے ہیں جو فہم، سمجھوتے اور شفا کے کسی بھی امکان کو غرق کر دیتا ہے۔

یہ طریقہ کار کی ناکامی بلوچستان جیسے حساس خطے میں تباہ کن ہو جاتی ہے۔ جہاں افراتفری، بے پناہ غلط فہمیاں، اور تعطل عام ہو، وہاں ٹی وی چینل کا گونجتا کمرہ حل کا سرگرم دشمن ہے۔ پھر درکار ہے اس فارمولے سے یکسر علیحدگی۔ ایسی صورتحال میں سوال بدلنا چاہیے۔ غلط کیا ہے؟ سے "امکانات کیا ہیں؟" کیا امکان ہے؟ اس کے لیے گہری فکر، مقامی علم، مستقل غور و فکر، ایک سوچ بچار ضروری ہے جو واقعات کی سطح سے نیچے اترے۔ کیا ممکن ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈرز وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، قبائلی بزرگ، سیاسی جماعتیں، اور عوامی نمائندے ایک میز پر بیٹھیں؟ کیا ممکن ہے کہ سی پیک کی ترقی کو عوامی خوشحالی سے جوڑا جائے؟ ہمیں نسلی ہویت سے آگے بڑھ کر باہمی، شفا بخش مکالمے کے لیے جگہ پیدا کرنی ہوگی۔

اور اس پس منظر میں، جب ہم بلوچستان میں جاری شورش اور روزانہ ہونے والے قتل و خون کو دیکھتے ہیں، تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ ہر طرف سے ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ سیکیورٹی فورسز کے جوان، مسلح گروہوں کے کارکن، اور سب سے بڑھ کر، وہ معصوم شہری جو ان خونریز تصادم کی نذر ہو رہے ہیں۔ یہاں سوال یہ نہیں کہ کون سپاہی ہے اور کون باغی۔ یہ عارضی شناختیں ہیں، کل بدل سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مقتول کسی کی اولاد ہے، کسی کا بھائی ہے، کسی کا شوہر ہے، کسی کا باپ ہے۔ ہر لاش کے پیچھے ایک ٹوٹا ہوا گھر ہے، ایک بے قرار ماں ہے، ایک بے بس بیوی ہے، اور بے سہارا بچے ہیں۔ جنگ کے میدان میں جو خون بہتا ہے، وہ چاہے یونیفارم پہنے ہو یا نہ پہنے، سب کا خون ایک جیسا لال ہے، سب کا درد ایک جیسا ہے۔ پھر ہم کس بنیاد پر کسی کو سپاہی اور کسی کو باغی قرار دے کر ایک کو زندہ اور دوسرے کو مردہ سمجھتے ہیں؟ کیا رانجھا کا طریقہ کار یہ تھا؟ کیا اس نے کبھی کسی کو اس کی شناخت کی بنیاد پر مارا یا ملامت کی؟ نہیں، اس نے ہر ایک سے گفتگو کی، ہر ایک کو سننے کی جگہ دی، ہر ایک کے درد کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اس کا راستہ تلوار کا نہیں، بانسری کا تھا۔ آج بلوچستان میں اگر ہم رانجھا کی طرح سوچیں تو شاید ہم اس نتیجے پر پہنچیں کہ ہر انسان کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے، چاہے وہ کسی بھی طرف کا ہو۔ کم از کم، ہم اس قدر تو کر سکتے ہیں کہ بے گناہوں کا خون نہ بہے، اور جنگ کے میدان میں بھی انسانیت کو نہ بھولیں۔ یہی وہ پہلا قدم ہے جو رانجھا کے راستے کی طرف لے جاتا ہے۔

جب ہم اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں تو ہمیں راستہ دکھانے والی روشنیاں پہلے سے موجود ہیں۔ بس انہیں دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مست توکلی کی صوفیانہ کیفیت جہاں فرق مٹ جاتے ہیں، شاہ لطیف کا وہ راگ جو صدیوں بعد بھی دلوں کو ہلاتا ہے، رحمان بابا کا فلسفہ جہاں ہر انسان بھائی ہے، بلھے شاہ کی وہ مستی جو خودی کو مٹا کر "رنگ" میں سکون پاتی ہے، اور خواجہ فرید کا صحرائی عشق جو چولستان کی صحرائی ریت میں بھی محبت کے پھول کھلاتا ہے۔ یہ سب ایک ہی راستے کی طرف اشارہ کرتے ہیں: رواداری، بردباری، عشق حقیقی اور عالمگیر سچائی کا راستہ، جہاں اختلافات کو عزت دی جاتی ہے اور ہر آواز کو سننے کا مقام دیا جاتا ہے۔ ان بزرگوں کا پیغام صرف شاعری نہیں، بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو سیاست کی تیز رفتار دوڑ میں ہمیں ٹھہرنے، سوچنے اور سننے کی دعوت دیتا ہے، اور آج بلوچستان میں جب ہر طرف بے چینی اور مایوسی پھیلی ہے، ان کی تعلیمات ہی وہ منطق ہیں جو بے آہنگ آوازوں کو ایک راگ میں باندھ سکتی ہے۔ مگر اس ہم آہنگی کے لیے ہمت چاہیے، وہ ہمت کہ ہم ان بزرگوں کے طرز سخن اور مفاہمت کی زبان بولنے کی جرات کریں۔ جیسا کہ کوٹ مٹھن والے خواجہ فرید صاحب کا قول صدیوں بعد بھی راہنما ہے: "شاہ رانجھا البیلا، جوگی جادوگر وے"۔ وہ جوگی جادوگر جو بے آہنگی کو ہم آہنگی میں بدل سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ اس وقت ہم شاید قحط الرجال میں مبتلا ہیں۔ ایسے مردوں اور عورتوں کی قلت جو بلوچستان کی کشمکش سے بلند ہو سکیں، جہاں مست توکلی کی مستی، شاہ لطیف کی شاعری، رحمان بابا کی بردباری، بلھے شاہ کی بے خودی، اور خواجہ فرید کی رواداری ایک ساتھ مل کر ایک نیا سیاسی کلچر تخلیق کریں، اور یہی ہے ہماری سیاسی مایوسی کا مرکز۔ وہ خلا جسے بیان بازی نہیں، بلکہ ان بزرگوں کی عملی تعلیمات ہی بھر سکتی ہیں۔

المیہ یہ ہے کہ شفا کے طریقے بھویا اور مرہم، مکالمے اور باہمی فہم کا مرہم۔ نہ صرف نظرانداز کیے جاتے ہیں بلکہ طعنے دیے جاتے ہیں۔ اس کے بجائے ہم تیر و تفنگ کا سہارا لیتے ہیں۔ مگر کیا ان بزرگوں کے کلام میں کہیں بندوق کا ذکر ہے؟ کیا شاہ لطیف نے کبھی تلوار کی تعریف کی ہے؟ نہیں، ان کا راستہ محبت کا راستہ تھا۔ پھر ہم کیوں اس راستے سے بھٹک گئے؟ ضروری ہے کہ ہم بول کر دکھائیں، سازشی خاموشی کو توڑیں۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے، "اثر کرے نہ کرے، سن تو لے میری فریاد"۔ اس کا اثر ہو یا نہ ہو، کم از کم میری پکار سن۔ بلوچستان کے عوام کی پکار آج پورے پاکستان میں گونج رہی ہے، مگر کیا کوئی سن رہا ہے؟

پھر بھی، امید قائم رکھنی چاہیے۔ امید قائم ہونی چاہیے۔ امید کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔ اسی امید کی کرن ہے جو مست توکلی کے کلام میں چمکتی ہے، شاہ لطیف کی لے کس میں چھپی ہے، رحمان بابا کی شاعری میں بسی ہے، بلھے شاہ کی مستی میں ہے، اور خواجہ فرید کے عشق میں ہے۔ حل کا آغاز نیت میں تبدیلی سے ہوتا ہے۔ ہمیں سب کی سننی ہے بغیر کسی تعصب کے اور ان کے نقطہ ہائے نظر کو شامل کرنا ہے۔ یہ تلفیق کا عمل ہے جو ایک مضبوط، زیادہ جامع راستہ تخلیق کرتا ہے، ایک مشترکہ منزل کی طرف لے جاتا ہے جہاں بلوچستان کے عوام اور ریاست کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔

سیاسی مہارت کا حقیقی امتحان اتفاق رائے کو تخلیق کرنا ہے، نہ کہ اسے منظم کرنا۔ یہ کیک کاٹنے کے فن کی مانند ہے کہ ہر ایک کو لگے کہ اسے سب سے بڑا ٹکڑا ملا ہے۔ چاہے وہ کوئٹہ کا تاجر ہو، سبی کا قبائلی بزرگ، چاغی خاران کا مرد صحرائی، یا گوادر کا ماہی گیر اور مزدور۔ یہی رانجھا کی بانسری کا فن ہے، اور یہی وہ منطق ہے جو مست توکلی، شاہ لطیف، رحمان بابا، بلھے شاہ، اور خواجہ فرید نے اپنے اپنے انداز میں گائی ہے۔ اگر کسی کو محرومی محسوس ہو تو پوری کوشش ناکام ہے۔

اور یوں، ہمارا کام باقی ہے۔ بطور لکھنے والے، بیان کرنے والے، بولنے والے۔ ہمیں گونجتے کمروں کے مقابل رانجھا کا گیت گاتے رہنا ہے، جوگی جادوگر کے ربط کے فن کی یاد دلاتے رہنا ہے۔ کیونکہ محبت، مکالمے اور افہام و تفہیم کی سیاست ایک بے وقوفانہ کوشش لگ سکتی ہے، مگر یہ واحد کوشش ہے جو قابل قدر ہے، واحد راستہ جو امن اور برادری کی طرف لے جاتا ہے۔ ہمارے الفاظ شاید دنیا کو راتوں رات نہ بدلیں، مگر وہ سوچ کے بیج بوئیں گے جو وقت کے ساتھ تبدیلی کے جنگلات بن سکتے ہیں۔ سفر طویل ہے، رکاوٹیں بے شمار، مگر منزل۔ ایک ایسا بلوچستان جو خوف سے نہیں بلکہ اعتماد سے جڑا ہو اور جہاں سی پیک جیسی ترقی عوام کی خوشحالی کا ذریعہ بنے اور جہاں ان بزرگوں کی تعلیمات ہماری سیاسی ثقافت کا حصہ بن جائیں۔

CamScanner